مولانا مودودی اور جماعت اسلامی

مشرح انگریزی کتابیات

مولانا مودودی اور جماعت اسلامی پر ایک جامع مشرح کتابیات کی تیاری ایک مستقل نوعیت کا کام ہے۔ہم یہاں حال ہی میں شائع ہونے والی آصف حسین کی کتاب Islamic Movements in Egypt, Pakistan and Iran, مشرح کتابیات میں پاکستان کے باب میں سے کچھ متعلقہ کتب اور مقالات کا تذکرہ پیش کر رہے ہیں۔

ABBOT, Freeland, "The Jammaat-i-Islami of Pakistan". The Middle East Journal, Vol. II, No. 1, Winter, 1957. Pp. 37-51

جماعت کی سیاسی سرگرمیوں کا ایک اہم مطالعہ۔مصنف کے خیال میں سیاست موقع پرستی کا تقاضا کرتی ہے، اس لیے جماعت اپنی اصول پرستی کی وجہ سے تضاد اور الجھن کا شکار ہوگئی ہے۔

ADAMS, C.J., "The ideology of Maulana Maududi" in D. E. Smith (ed.) South Asia politics and religion. Princeton, NJ: Princeton University Press, 1966.Pp.371-397

اس اہم مقالہ میں مصنف نے مولانا مودودی کی زندگی، ان کے نظریہ اسلامی اور ان کے اسلامی ریاست کے تصور کا مطالعہ کیا ہے اور نتائج اخذ کیے ہیں۔اس کی نظر میں ان کی مقبولیت کی تین وجوہات ہیں، ان کی بات مذہب کے حوالے سے تھی، جماعت کی قیادت میں مخلص اور دیانت دار افراد تھے، وہ منطقی اور مربوط بات کرتے تھے۔مصنف کی رائے میں، مولانا مودودی تاریخ کی پیداوار ہیں۔وہ اسلام کو من و عن پیش نہیں کرتے۔حالات و ضروریات کا لحاظ، متجددین کی طرح، ان کے ہاں بھی پایا جاتا ہے۔وہ جدت پسندی کو مسترد کرتے ہیں لیکن انھیں یہ احساس نہیں کہ خود ان کی تشکیل میں بھی جدت پسندی کے اثرات ہیں۔انھوں نے ایک نظام تخلیق کیا۔

AHMAD, AZIZ, "Maududi and orthodox fundamentalism in Pakistan" The Middle East Journal, Vol. XXI, Summer, 1967. Pp. 369-380

مقالہ سے مولانا مودودی سے زیادہ خود مصنف کے اپنے مغرب زدہ تصورات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ مولانا مودودی نے سیاسی میدان میں موقع پرستی، مصالحت اور حکمت عملی تبدیل کرنے کی پالیسی اختیار کی۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اسلامی قوانین ازکار رفتہ نہیں ہیں۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے تسلسل سے موجود رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے مسلمان عقائد، طرز فکر، اخلاقی اقدار، مراسم عبودیت اور عام دنیاوی معاملات میں یکسانی اور ہم آہنگی رکھتے ہیں۔

AHMAD, Mumtaz, "Class, power and religion: some aspects of Islamic fundamentalism in Pakistan". Paper presented at the Conference on Islamic Revival, Center for Middle Eastern Studies, University of Chicago on May 28-31, 1980

اس اہم مقالہ میں پاکستان میں بنیاد پرستی کی معاشرتی بنیادوں اور حدود کا جائزہ لیا گیا ہے۔

AHMAD, S.A. Maulana Maududi and the Islamic State, Lahore. Peoples Publishing House, 1976.

اس مقالہ میں اسلام کی سیاسی فکر کے ارتقا اور ریاست کے کردار کے بارے میں حالیہ فکر میں مولانا مودودی کے حصہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ قیام پاکستان میں ان کا کردار، قوم پرستی اور اس طرح مسلم لیگ، کی مخالفت کا تھا۔ پاکستان میں دستور سازی کے عمل میں ان کے اہم کردار کے ضمن میں تھیوکریسی، جمہوریت، اسلامی ریاست، جہاد، معاشی نظام اور غیرمسلموں اور عورتوں کے مقام پر ان کے موقف پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ANSARI, Zafar I., "Islamic Movements in the Indo-Pakistan sub-continent: Jamaat-i-Islami, Pakistan". Paper presented at the International Islamic Conference held in London in April by the Islamic Council of Europe, 1976.

جماعت کے نظریہ اور پروگرام کا گہرا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ مصنف کے بقول مستقبل کا مورخ پاکستان کی سیاست میں جماعت کے موثر کردار کو نظرانداز نہیں کر سکتا۔ معاشرہ میں تبدیلی لانے کے لیے جمہوری ذرائع پر جماعت کے اعتماد کی وجہ سے ان کی سرگرمیاں پرامن اور دستوری رہی ہیں۔

BAHADUR, Kalim, The Jamaat-i-Islami of Pakistan: political thought and

political action. New Delhi: Chetana Publications, 1977

جماعت کے سیاسی کردار کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ قبل تقسیم تحریک پاکستان کے بارے میں جماعت کے رویے پر بحث کی گئی ہے اور ایوب، یحییٰ اور بھٹو ادوار پر علیحدہ ابواب قائم کیے گئے ہیں۔ مصنف کی رائے میں جماعت جدید دور کے چیلنج کے اہم ترین جواب کی نمائندہ ہے۔

BINDER, Leonard, Religion and politics in Pakistan. Berkeley, Calif: University of California Press, 1961.

مصنف اسلام کے بارے میں حکومت اور علما کے مختلف نظریات پر بحث کرتا ہے۔ دوسرے گروہ کا اہم ترین نمایندہ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کو قرار دیتے ہوئے مولانا مودودی کے حالات زندگی اور جماعت کی تاریخ بیان کرتا ہے۔ مصنف کے خیال میں جس حد تک پاکستان میں جمہوریت خام ہے (خواندگی اور معاشی ترقی کی بنیاد نہ ہونے کے حوالے سے) اس حد تک حقیقی سیاسی مسائل کے بجائے اسلام پر زور دیا جاتا رہے گا۔

HUSSAIN, Asaf, Elite politics in an ideological state: the case of Pakistan. Folkestone, Kent: William Dawson & Sons Ltd., 1979

پاکستان کے سیاسی نظام میں چھ اشرافی طبقات کا کردار پیش کیا گیا ہے۔ جاگیردار، بیوروکریٹ، جنرل، صنعتکار، پیشہ ور ماہرین، مذہبی طبقے۔ مذہبی طبقے اپنے رجحانات کے لحاظ سے دینی سیاسی جماعتوں سے وابستہ ہیں۔ ان میں اہم ترین جماعت اسلامی ہے۔ ایک خصوصی باب میں جماعت کے سیاسی کردار پر گفتگو کی گئی ہے۔

LATIFF, M.R.A, "The way ahead for Jamaat-i-Islami", Part I Saura al-Islam, Vol. 3, Nos. 9-10, September-October, 1977. Pp.6-9,17.

پاکستانی سیاست میں جماعت کے کردار پر بحث میں مثبت اور منفی پہلو پیش کیے گئے ہیں۔ اسلامی نظام حیات کے قیام کی جدوجہد، ارکان کا نظم وضبط، معاشرہ کے حالات سے اسلامی تعلیمات کا ربط، اس کے مثبت پہلو ہیں۔ یہ ایک چھوٹی پارٹی ہے اور ملک کی ۸۰ فیصد دیہی آبادی پر اس کے کوئی اثرات نہیں۔ شہروں میں، جہاں اس کے اثرات ہیں، مغربی اثرات اور لبرل رجحانات میں مسلسل اضافہ ہے۔ ان کی طاقت کا منبع عوام کی اخلاقی حالت میں تبدیلی نہیں بلکہ ان کی اعلیٰ تنظیم ہے۔

McDONOUGH, S., "Pakistan". The Muslim World, Vol. LVI, No. 4,

October 1966. Pp. 262-269.

یہ رسالہ ''مسلم ورلڈ'' کا ''سیاست اور اسلام'' پر خصوصی شمارہ ہے۔ مصنف نے پاکستان کے تناظر میں مذہب و سیاست کی کشمکش پر بحث کی ہے اور مولانا مودودی کو مذہبی عناصر کا رہنما قرار دیا ہے۔ ان کا نصب العین صالح افراد کی حکومت ہے اور نظریہ یہ ہے کہ صالح افراد تربیت دے کر تیار کیے جاسکتے ہیں۔ ان کی کشش ان کے خیالات سے زیادہ ان کی شخصیت میں ہے۔

MAHMOOD, Safdar, A political study of Pakistan Lahore: Sheikh Muhmmad Ashraf, 1978.

پاکستان کی سیاست میں جماعت کے کردار پر بحث کرتے ہوئے مصنف نے کہا ہے کہ یہ اعلیٰ درجہ کی منظم پارٹی ہے لیکن اپنی محدود رکنیت کی وجہ سے یہ دوسری سیاسی پارٹیوں کی طرح عوامی جماعت نہیں بن سکی۔

MEHDI, Sibte, "The way ahead for Jamaat-i-Islami". Saura al-Islam, Vol.5, No. 1, January, 1979. Pp.8-16.

مصنف کے خیال میں، جماعت کو اپنی مصالحانہ روش ترک کر دینا چاہیے۔ اس نے اس کا انقلابی تشخص مجروح کر دیا ہے۔ اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لیے جماعت کو اسلام کا قلعہ بنانا چاہیے، معاشی اصلاحات کا پروگرام دینا چاہیے، کارکنوں کو مسلح کرنا چاہیے اور اقتدار پر قبضہ کرنا چاہیے۔ تنقید اور جائزہ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیے۔

QURESHI, I. H., Ulama in politics. Karachi: Maaref Pblishers Ltd., 1971.

مصنف نے 1556 سے 1947 تک سیاست میں علما کے کردار کا جائزہ لیا ہے۔ مولانا مودودی نے قوم پرست علما کے موقف کو مسترد کیا اور مسلمانوں کے علیحدہ تہذیبی گروہ ہونے کے حق میں دلائل دیئے۔ قیام پاکستان پر مولانا مودودی کے موقف کے حوالے سے مصنف نے ان کی تین متبادل تجاویز کا ذکر کیا ہے۔ ان کا مقصد ایک اسلامی معاشرہ کا قیام تھا نہ کہ ایک سیکولر ریاست کا۔ مصنف کے خیال میں مولانا مودودی کی علمی برتری، منطقی استدلال اور قانون و سیاست کے وسیع علم نے مخالفین کے لیے ان کے دلائل کو مسترد کرنا مشکل بنا دیا۔ قبل تقسیم کے دور میں وہ ایک اہم، نمایاں اور سیاسی طور پر سرگرم عالم تھے۔

RAHMAN, Fazlur, "Current religious thought in Pakistan". Islamic Studies,

Vol. VII, No.1, March 1968. Pp.1-7

مصنف نے جماعت کو ایک اہم مذہبی فکر کی حیثیت دی ہے۔جماعت کا آغاز جزوی لبرل قوت کی حیثیت سے ہوا تھا لیکن یہ بعد میں قدامت پسند ہوگئی۔مصنف یہ سوال اٹھاتا ہے کہ اگر مولانا مودودی سیاست میں نہ آتے تو کیا وہ قائم شدہ نظام سے مسلسل کشاکش میں رہنے کی وجہ سے حقیقی طور پر ایک لبرل طاقت کی حیثیت سے کام نہ کرتے؟

RAHMAN, Fazlur, "Implementation of the Islamic concept of state in the Pakistani milieu". Islamic Studies, Vol. VI, No. 3, 1967. pp. 205-224.

اسلام کے تصور ریاست کے نفاذ اور اس کے بارے میں جماعت کے نظریات پر بحث کی گئی ہے۔

ROSENTHAL, E. I. J., Islam in the modern national state. Cambridge: Cambridge University Press, 1965.

مصنف نے غلام احمد پرویز اور سید ابوالاعلیٰ مودودی کے خیالات کا جائزہ لیا ہے۔پاکستان کے سیاسی نظام پر مولانا مودودی کی نگارشات اور افکار کے اثرات اصل موضوع ہیں۔ان کے نظریات قدیم ہوسکتے ہیں لیکن وہ ان کے لیے مذہبی جوش و جذبہ سے ہر محاذ پر جدوجہد کرتے ہوئے ایک پرعزم سیاسی شخصیت نظر آتے ہیں۔حکومت نے ان کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے انھیں کئی دفعہ گرفتار کیا اور جیل میں رکھا۔

SAYEED, K. B., "The Jamaat-i-Islami movement in Pakistan." Pacific Affairs, Vol. 30, No.1, March 1957. Pp. 59-68.

مقالہ کا موضوع جماعت اور اس کے نظریات ہیں۔رکن بنانے کی پالیسی ان کے اس نظریہ کی مظہر ہے کہ ایک گروہ کی ایسی تربیت کی جائے جو اسلام سے محبت کرنے والے ۹۰ فی صد عوام کی قیادت کرسکے۔مولانا مودودی کے معاشی نظریات کا جائزہ لیتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے یہ صرف اسلام سے ماخوذ نہیں، وہ مارکس اور ہابسن سے بھی متاثر ہیں مگر وہ اس کا تذکرہ نہیں کرتے۔بعض جدید اصطلاحات سے قطع نظر وہ انھی علما کی صف میں نظر آتے ہیں جنھیں وہ قدامت پسند اور ری ایکشنری قرار دیتے ہیں۔

SIDDIQUI, Kalim, Beyond the Muslim Nation States. London: The Open

Press Ltd., 1980. 16p.
مغرب کی سیاسی فکر اور اس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر پر بحث ہے۔مصنف کے خیال میں آج مسلمان سب سے زیادہ سیاسی فکر میں ہی الجھاؤ کا شکار ہیں۔اخوان اور جماعت اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام ہیں' اپنی ہیئت 'قیادت کے اسٹائل اور بعض دوسرے انسانی اسباب کی وجہ سے۔

SMITH, Wilfred C., Islam in modern history. Princeton, NJ: Princeton University Press, 1957.
پانچویں باب "پاکستان : اسلامی ریاست" میں مولانا مودودی اور جماعت اسلامی پر دو صفحات دیے گئے ہیں۔مصنف کہتا ہے کہ اگر یہ اپنا گروہ اقتدار میں لاسکیں تو وہ پاکستان میں اپنا نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔انھیں ان افراد کے حقوق کی کوئی فکر نہیں جو ان کے زیرنگیں رہیں گے اور نہ ان افراد کی کمزوریوں کی فکر ہے جو ان کا نظام نافذ کریں گے۔ان کی قوت کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔ایک منتشر صورت حال میں ان کی تحریک نے ایک مربوط اور پرزور کیس پیش کیا ہے۔

ZIRING, Lawrence, Pakistan: The enigma of political development Folkestone, Kent: Dawson & Sons, 1980.
پاکستان کی سیاسی تاریخ بیان کرتے ہوئے جماعت کے سیاسی کردار پر بحث کی گئی ہے۔اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ایک نظریاتی تحریک ہے۔اپنے پروگرام پر عمل کے لیے ایک مختصر گروہ منظم کرنے میں خصوصاً یونیورسٹی کے نوجوانوں میں کامیابی حاصل کی ہے۔

K. Ahmad, Islamic Perspectives: Studies in Honour of Sayyid Abul A'la Maududi. Leicester: The Islamic Foundation, 1979.
اسلامک فاؤنڈیشن نے سید مودودی کی خدمات کے اعتراف میں یہ کتاب شائع کی ہے۔اس کے درج ذیل تین ابواب متعلق ہیں:

AHMAD, K. and Z.I. Ansari, "Maulana Sayyid Abul A'la Maududi: an introduction to his vision of Islam and Islamic revival".
یہ مولانا مودودی کے اپنے معتمد کے قلم سے ایک مطالعہ ہے۔دوسرے معروضی ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ اندر کے آدمی کا بیان ہے۔مقالہ کے تین حصے ہیں۔مولانا مودودی کے حالات زندگی' ان کا تصور اسلام' ان کا تصور احیائے اسلام۔تیسرے حصے میں تاریخ کا تصور' احیائے اسلام کے

مقاصد اور حکمت عملی اور انقلاب یا اصلاح کے ابواب ہیں۔ مصنف کے خیال میں "مولانا مودودی کے نظریات کے اثرات کے تحت آج دنیا کے مختلف حصوں میں سرگرمی نظر آتی ہے۔

BROHI, A. K.,"Mawlana Abul A'la Mawdudi: the man, the scholar, the reformer',.

مصنف نے مختلف مقدمات میں مولانا مودودی کے وکیل کی حیثیت سے کام کیا ہے اور ان کی شخصیت اور خیالات سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان کے خیال میں ' واحد شخصیت جس نے اسلامی حکومت کے حق میں رائے عامہ کو متحرک کیا ہے ' مولانا مودودی کی ہے۔

SIDDIQI, Q.Z., "A bibliography of writings by and about Maulana Sayyid Abul A'la Maududi',.

کتابیات کی اس فہرست میں مولانا مودودی کی ۱۳۸ تحریروں کو شامل کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں ان ۶۲ تحریرات کی نشاندہی کی گئی ہے جو مولانا مودودی پر ' بیشتر انگریزی اور اردو میں ' لکھی گئی ہیں۔

جماعت اسلامی ' ۱۹۴۱ تا ۱۹۴۷: سید اسعد گیلانی۔ ناشر: فیروز سنز لمیٹڈ لاہور۔ صفحات: ۴۳۱۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

برعظیم ہند و پاکستان میں بہت کم ایسی تحریکیں اور جماعتیں ملیں گی جو زمانے کے نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے ' وقت کے دھارے میں اپنی شناخت برقرار رکھنے میں کامیاب رہی ہوں۔ جماعت اسلامی ' اس اعتبار سے ایک منفرد فکری و نظریاتی ' اور دینی و سیاسی تحریک ہے کہ اگست ۱۹۴۱ میں اقامت دین کے جس عظیم مشن کے ساتھ اس کا قیام عمل میں آیا تھا ' اپنی عمر کے ۵۵ ویں برس میں بھی وہ اپنے نصب العین کے حصول کے لیے پوری قوت کے ساتھ عملی جدوجہد میں مصروف ہے۔ جماعت نہ صرف پاکستان ' بھارت ' بنگلہ دیش اور سری لنکا میں احیائے اسلام کی علمبردار بن چکی ہے بلکہ اس نے دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں پر بھی مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔ چنانچہ مغرب کے علمی حلقوں اور یونی ورسٹیوں میں مختلف زاویوں سے اور مختلف سطحوں پر جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کو مطالعے کا موضوع بنایا گیا ہے۔ (انگریزی زبان میں مطبوعہ ایسی کتابوں اور مضامین کا ذکر گذشتہ صفحات میں کیا گیا ہے)

اردو میں معدودے چند معاندانہ اور مناظرانہ کتابوں سے قطع نظر ' جماعت اسلامی کے سنجیدہ علمی

مطالعے کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری ہاں معاصر تحریکوں اور جماعتوں کی تاریخ نویسی اور ان کے تنقیدی و تجزیاتی مطالعے کی روایت کچھ زیادہ مستحکم نہیں ہے۔۱۹۸۹ میں جناب آباد شاہ پوری کی کتاب "تاریخ جماعت اسلامی" منظر عام پر آئی تھی۔ (اس کا باقی حصہ مصنف کے زیر تحریر ہے۔) دوسری کاوش مرحوم سید اسعد گیلانی کی ہے ، جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ یہ دراصل ان کا تحقیقی مقالہ ہے ، جس پر پنجاب یونی ورسٹی نے انھیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی تھی۔ مصنف نے اپنے مطالعے کو قیام جماعت سے ۱۹۴۷ تک محدود رکھا ہے۔ پہلا باب تاریخی پس منظر پر مشتمل ہے ، دوسرے باب بہ عنوان: "تشکیل جماعت اسلامی" میں ادارہ دارالاسلام پٹھان کوٹ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے انھوں نے واضح کیا ہے کہ: "دارالاسلام بستی ، دارالاسلام ٹرسٹ اور ادارہ دارالاسلام ، تینوں علاحدہ علاحدہ چیزیں تھیں"۔ (ص ۱۱۴) اسی باب میں لاہور میں جماعت اسلامی کے اولین اجتماع ، تشکیل جماعت ، امیر جماعت کے انتخاب اور اہم فیصلوں کی روداد بیان کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں جماعت کی تنظیم و ارتقا اور رفتار کار ، پر بحث کی گئی ہے۔ جماعت میں قیادت کے اصول اور نوعیت باب چہارم کا موضوع ہے۔ آخری دو ابواب میں شعبہ وار اور مجموعی عملی کارکردگی کی تفصیل دی گئی ہے۔ کتاب کے ضمیموں میں بعض دستاویزات شامل ہیں۔ ان میں ۷۵ تاسیسی ارکان کے نام اور کوائف نہایت اہم ہیں اور یہ مصنف کی تحقیق کا ایک قابل قدر ماحصل ہے۔ ہر باب کے آخر میں حوالوں کے ساتھ تفصیلی حواشی بھی دیے گئے ہیں ، جن میں اہم اور دلچسپ معلومات ملتی ہیں۔

ڈاکٹر سید اسعد گیلانی ۱۹۴۵ سے حین حیات ، جماعت اسلامی سے وابستہ رہے۔ اس لیے ، جماعت کی زیر نظر چھ سالہ روداد مرتب کرنے میں انھیں خاص سہولت اور آسانی میسر تھی ، مگر اس کے ساتھ ہی جماعت کے ساتھ دیرینہ اور جذباتی وابستگی کے سبب ، ان کے لیے یہ ایک مشکل کام بھی تھا۔ اس مشکل سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ، انھوں نے خاصی محنت و کاوش اور تحقیق و تفتیش سے کام لیا ہے۔ قدرتی طور پر ان کی تحریر میں تجزیہ و تنقید کی نسبت تاثر و روداد کا انداز زیادہ نمایاں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے ، مرحوم کی یہ کاوش مفید و معاون ثابت ہوگی۔

ناشر نے کتابت ، کاغذ ، طباعت اور جلد بندی میں خاصے اہتمام سے کام لیا ہے ، مگر پروف خوانی اور تدوین میں کچھ کمی رہ گئی۔ متن میں حوالوں کے شمار نمبر دینے میں ، تو بہت ستم ظریفی دکھائی گئی ہے۔ شمار نمبر بھی ، متن کے اندر ، اسی پوائنٹ میں واوین یا کسی طرح کی علامت تمیز کے بغیر دیے گئے ہیں ، جس سے جملے مضحکہ خیز صورت میں سامنے آتے ہیں اور اس سے قاری کو بہت الجھن ہوتی ہے۔ ذرا سی توجہ سے ، یہ خرابی دور ہو سکتی تھی۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)